A’udhubillah…rajeem

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ يَٰٓأَيُّهَا
ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيْهِ وَسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهِ – فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ
وَلِيًّا وَّ حَافِظًا وَّقَائِدًا – وَّنَاصِرًا وَّ دَلِيْلاً وَّعَيْنًا
حَتّٰى تُسْكِنَهُ اَرْضَكَ طَوْعًا – وَتُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلاً.

O Allah, send blessings on Mohammad and his Ahlul Bayth

O Allah, become, now and always, the Guardian, Shield, and Leader; Helper, Guide, and Protector; of Your wali (representative), Al-Hujjat-ibn-Al-Hasan (Your blessings be on him and his forefathers) so that he may become firmly established on Your earth, and govern for a long time.

Salawaat!

Our Holy Prophet (SAW) said:

حُسَيْنٌ مِنِّي وَ اَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ

“Husain is from me, and I am from Husain”

In other words, Imam Husain (AS) is Rasool-Allah’s flesh and blood, and the message of Rasool-Allah (SAW), the existence of Islam is ONLY due to Imam Husain (AS).

The goal of this year’s series of speeches by the students of ALI School
is Husain Shanaasi, that is to enhance our understanding of Imam Husain (AS)
under the guidance of this Hadees of Rasool-Allah (SAW).
These speeches are available on the ALI School website.

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاشِ جگر گوشۂ بتول
مظلوم کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی
سیراب کر گیا تجھے خونِ رگِ رسول

Today is the 7th of Moharram. Tonight we will shed more tears for our 3rd Imam. Tonight we will do more matam. The first three days of Moharram were the beginning of a great tragedy that lived to be an infamous event that lives today in every Shi'a mind. The first three days of Moharram were the beginning of the tragic saga of Karbala. On the second day of these three days Imam Husain had entered the land on which his sons, brothers, friends, and he, would be martyred for the sake of religion. On this land, his tents would be burned down by the army of Yazeed. On this land, his body would lay under the burning sun for 3 days. On this land, the ladies of the qaafila will have their chador ripped off their heads. On this land, his masoom Sakina will run from tent to tent calling for her father. This was the land of the Karbala.

On the last night of Zilhajj, our Imam was nearing Karbala. He found himself gazing up at the dark sky to find the moon of Muharram. He called Ali Akbar towards him and told him that his death was very near. Imam's sister, Bibi Zainab told her brother that the moon she was seeing was very depressing. She said she had never seen a moon so heartrending. Our Imam bowed his head down and told Zainab that this was the moon of Moharram. This was the last new moon that he would ever see. He told her that he would be gone in ten days worth of time.

دیکھا ہلال ماہِ محرم جو راہ میں
تلوار چل گئی شہِ دیں کی نگاہ میں

The 1st of Moharram quickly came and went. On the 2nd of Moharram, Imam Husain finally entered Karbala. He assembled his family and friends and said:

النّاسُ عَبِيدُ الدُّنْيا وَالدِّينُ لَعْقٌ
عَلى أَلْسِنَتِهِمْ يَحُوطُونَهُ ما دَرَّتْ مَعايِشُهُمْ
فَإِذا مُحِّصُوا بِالبَلاءِ قَلَّ
الدَّيّانُونَ. (4)

People, are the servants of the world and they imagine the religion is something tasteful,
as long as it is with a sensible taste, they keep it and if it is a matter of test,
there exist a few religious people.

Soon after, he called his brother Hazrat Abbas, the commander of his tribe and to him and told him to set up the tents, for Karbala was their final destination. Hazrat Abbas set up the tents near Nehr-e-Furaat and set them up in such a way, that the ladies of the tents could go to the next tent without coming in the open. Imam Husain then called the people of the tribe of Bani Asad, and purchased Karbala for a few thousand dirhams. He then told the men of Bani Asad to bury the martyred bodies, when he and his family would be shaheed. He told the women that if the men couldn't do it, they should. He told the children that if they ever come near Karbala, to cover their bodies with a few fistfuls of dirt. This was how the day of 2nd Moharram passed. When the sun went down on the 2nd and came up on the 3rd, our Imam saw armies of Umaar-e-Saad and Yazeed approaching. The armies started to set up their tents far from where the holy Imam and his family were stationed. Imam Husain wrote a letter to his old friend---Hazrat Habeeb-ibne-Mazaahir in Kufa, asking him to assist him in the Battle of Karbala. He gave the letter to a Qasid to deliver to Habeeb. These were the first three days of the story of Karbala.

Imam Husain is the just savior of humanity. We should know how hard it was for him to sacrifice his family. Who did he do it for? He did it for us. He did it for our religion. He did it so that every Muslim stays on the right path. We should know that for every Majalis-e-Husain that

we come to, our understanding of our 3rd Imam, our Husain-e-Shanaasi grows stronger. If we try hard to interpret and understand the sayings and hadeeth of our Imam, on the Day of Aakhirat, it is he who will be able to understand us. For every tear we shed for him and his family, our *darjah* (status) grows higher. If we think about the way our Imam sacrificed his family, just for us, and for the sake of religion, the tears will automatically come. The tears for Imam Husain, Bibi Sakina, Bibi Zainab, Hazrat Ali Asghar, Hazrat Ali Akbar, Hazrat Abbas, and every single one of the 72 shaheed. The tears for Hazrat Qasim.

وہ قاسم ابنِ حسن جو بھائی کی نشانی بھی ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہیں
دل کا سہارا بھی ہیں۔ امامِ مظلوم کو جب بھی بھائی حسن کی یاد آتی تھی چہرۂ قاسم
پر نگاہ ڈال لیتے تھے۔ اور یہ وہ قاسم ہیں جو شہادت کا اتنا شوق رکھتے ہیں کہ
کئی مرتبہ امام سے یہ پوچھ چکے ہیں کہ چچا جان میرا نام بھی شہیدوں کی فہرست میں ہے
اور جب آخری مرتبہ آپ نے امام سے اپنی شہادت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا
بیٹا قاسم یہ سمجھو کہ علی اصغر کا نام بھی شہیدوں میں ہے بس یہ سننا تھا کہ تڑپ کر
بولے اے چچا جان کیا یہ ملعون خیموں تک آجائیں گے امام نے قاسم کا شانہ
تھام کر فرمایا اے جانِ برادر اصغر کو تو ہم ہی لے جائیں گے مگر یہ ملعون نہ صرف خیموں
تک آئیں گے بلکہ خیموں کو آگ بھی لگائیں گے بس بیٹا دعا یہ کرو کہ صبر کا یہ امتحان
آزمائش کی یہ گھڑی جس سے ہماری مستورات کو گزرنا ہے کہیں کے قدموں میں
لرزہ نہ آئے۔ بس عزادارو

صبح عاشور نمودار ہوئی دن چڑھتا گیا اور آلِ محمد کے گھر
ویرانی پھیلتی گئی دوست احباب نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا عزیزوں
کی باری آنے لگی تڑپ تڑپ کر قاسم اپنے چچا کے پاس جاتے اور حسین مظلوم
اپنی حسرت سے قاسم کو دیکھتے سینے سے لگاتے اور واپس جانے کو کہتے۔ قاسم بے چین
ہو کر ماں کے پاس گئے ماں نے بیٹے کی پریشانی سمجھی اور ام فروہ نے فرمایا بیٹا
آپ کے بازو پر جو تعویذ ہے وہ یاد ہے بابا نے کہا تھا کہ جب کبھی سخت پریشانی میں
مبتلا ہونا تو یہ تعویذ کھول کر دیکھ لینا۔ بس شہزادے کی مراد پوری ہوئی تعویذ
کھول کر حسین مظلوم کے پاس لائے بھائی نے بھائی کی تحریر کو پڑھا سر کو جھکا لیا
گویا یہ اذنِ جہاد تھا۔ قاسم کا سن صرف تیرہ برس بتایا گیا ہے بس عزادارو
تیرہ برس کے قاسم کو چچا نے تیار کیا کمر میں پٹکا باندھا سر پر عمامہ درست کیا
زرہ وزین کے ساتھ تلوار حیدر کرار کے ساتھ دلیرانہ انداز میں شہزادہ
میدان میں اترا۔ یہ تو دل والے ہی جان سکتے ہیں کہ ماں نے کتنی بلائیں
لی ہونگی۔ پھوپی نے کیسے رخصت کیا ہوگا۔ اور امام مظلوم نے
کس طرح مرنے کی اجازت دی ہوگی۔

قاسم میدان میں آئے اور شانِ حیدری کے ساتھ ابو طالب کے فرزند نے اعلان کیا۔

یہ قاسم نام میرا قاسم کوثر لقب میرا
جہاں میں سب سے اونچا دیکھ لو حسب و نسب میرا
ہمارے گھر فرشتے بھی اجازت لے کے آتے تھے
جو ہم آرام کرتے تھے تو وہ جھولا جھلاتے تھے
ہوا کیا آج جو میں تین دن سے بھوکا پیاسا ہوں
مگر یہ جان لو پھر بھی محمد کا نواسہ ہوں!
میں آیا ہوں تمہارے سامنے ایمان پر مرنے
نبی کی شان پر مرنے علی کی آن پر مرنے

عمر سعد کے لشکر کا بہادر اور دلیر سپاہی ارزق شامی تھا کسی نے اس سے کہا کہ جاؤ حیدرِ کرار کا شیر للکار رہا ہے مقابلہ کرو۔ اس ملعون نے کہا ارے اس کم سن بچے سے مجھ جیسے کا کیا مقابلہ میرا چھوٹا بچہ اسکے لیئے کافی ہے غرور اور تکبر میں گردن اٹھا کر اپنے فرزند کو بھیجا۔ شہزادے نے چند ہی لمحوں میں اس کا کام تمام کیا۔ ارزق شامی نے برہم ہو کر دوسرے بیٹے کو بھیجا۔ حیدرِ کرار کے فرزند نے جوشِ حیدری سے اسے بھی داخلِ جہنم کیا اور جب تیسرے بیٹے کا بھی وہی حشر ہوا تو ارزق شامی کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور غم و غصے کے ساتھ تلوار کو لہراتا ہوا چلا ادھر امام مظلوم نے جو یہ منظر دیکھا تو دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے اپالنے والے شہادت بے شک ہمارے لیئے فخر کی موت ہے اور موت بھی برحق ہے مگر تیرا یہ بندہ تجھ سے صرف اتنا چاہتا ہے کہ اس ملعون کے غرور کو خاک میں ملا دے اور میرے قاسم کو اس پر غالب کر دے ادھر امام نے دعا کی ادھر مقابلہ ہوا اور کچھ ہی لمحوں میں قاسم نے ارزق شامی کا قلع قمع کر دیا بس پھر کیا تھا فوج میں بے چینی پھیلی اور قاسم کو گھیرے میں لیا گیا ایک ملعون نے جو تلوار چلائی قاسم زخمی ہوئے نیزوں برچھیوں تلواروں کے وار اس تیزی سے لگے کہ قاسم سنبھل نہ سکے اور گرتے ہوئے آواز دی یا عماہ ادرکنی .. بس حسین چلے

اب جو لوگوں نے حسین کو بچھڑے ہوئے شیر کی مانند آتے دیکھا تو فوج
میں بھگدڑ مچ گئی اور اسی بھگدڑ میں ادھر کے گھوڑے ادھر اور ادھر کے
گھوڑے ادھر دوڑنے لگے اور اسی اثناء میں قاسم کا جسم نازنین گھوڑوں
کی ٹاپوں سے پامال ہونے لگا اور جب حسین قاسم کے گھوڑے کے پاس
پہنچے تو قاسم نظر نہیں آتے تھے۔ تاریخ نے لکھا ہے کہ سب کے لاشے
تو حسین نے سہارے سے اٹھائے اور خیموں تک لائے مگر ایسے قاسم کا لاشہ
اس بری طرح پامال ہوا کہ مظلوم کربلا نے اپنی عبا میں قاسم کی لاش
کے ٹکڑے رکھے اور ایک گٹھری میں خیموں تک لائے۔